Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | ہفتہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۲۸ امان ۱۳۷۱ہش - ۲۸ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۷۳

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع اور خصوصی دُعا کی درخواست

مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی طرف سے ۲۵ - مارچ ۱۹۹۲ء کو درج ذیل اطلاع ملی - احباب جماعت حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے خشوع وخضوع سے دعائیں جاری رکھیں۔

"جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ مُدّت سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور گذشتہ دنوں ہسپتال میں زیر علاج رہ کر ابھی چند روز قبل ہی گھر تشریف لائی تھیں۔ پرسوں رات ان کو سانس کی تکلیف ہوئی جس کی وجہ سے اب کل دوپہر اُنہیں دوبارہ ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ رمضان کے بابرکت اور مقدس دِنوں میں جو قبولیت دعا کے دن ہیں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی رحمت کی نظر ڈالے۔ معالجین کی خود راہ نمائی فرمائے۔ اور حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل عطا فرمائے۔"

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں۔ نماز بھی پڑھی، روزے بھی رکھے، صدقہ خیرات بھی دیا۔ مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا۔ تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لئے کئے ہوتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ شکوک و شبہات میں رہتے ہیں اور اُن کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا کوئی پتہ نہیں لگتا کہ ہے بھی کہ نہیں۔ ایک پارچہ سِلا ہوا ہو تو انسان جان لیتا ہے کہ اس کے سینے والا ضرور کوئی ہے۔ ایک گھڑی ہے وقت دیتی ہے۔ اگر جنگل میں بھی انسان کو مل جاوے تو وہ خیال کرے گا کہ اس کا بنانے والا ضرور ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے افعال کو دیکھو کہ اس نے کس کس قسم کی گھڑیاں بنا رکھی ہیں اور کیسے کیسے عجائباتِ قدرت ہیں۔ ایک طرف تو اس کی ہستی کے عقلی دلائل ہیں ایک طرف نشانات ہیں۔ وہ انسان کو منوا دیتے ہیں کہ ایک عظیم الشان قدرتوں والا خدا موجود ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۴۹۴)

اپنے نفسوں کو بھول کر خدا تعالیٰ کے پیار میں زندگیاں گذارو

اقتباس از خطاب فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں

"خدا تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کیا وہ اس کا خالق ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کائنات میں ایک زندگی پیدا کی۔ یہ زندگی بہت سی اقسام کی ہے۔ انسانی زندگی ایک اور قسم کی ہے۔ حیوانات کی زندگی ایک اور قسم کی ہے۔ درندوں اور چرندوں کی زندگی میں پھر آگے فرق آجاتا ہے۔ درختوں کی زندگی ہے بکٹیریا اور وائرس (VIRUS) کی زندگی ہے پتھروں کی اپنی زندگی ہے جو سوئی گیس ہے اس کی اپنی زندگی ہے۔ اسے گھر میں جلاتے ہیں۔ وہ حصہ سوئی گیس کا ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے اُوپر موت وارد ہو جاتی ہے۔ اللہ حیّ و قیّوم ہے یعنی زندگی دیتا ہے زندہ رکھتا بھی ہے اور جو مخلوق کی صفات اور طاقتیں ہیں انہیں پوری طرح محفوظ رکھنے کا کام بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمّے لیا ہے وہ قائم رکھنے والی ذات ہے اس کے ہزار ہا جلوے ہماری زندگیوں میں ایسے بھی ظاہر ہوتے ہیں کہ آپ میں سے جو کم سے کم پڑھی ہوئی عورت ہے اگر اس کا دماغ روشن ہو اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا پیار ہو، تو وہ ان جلووں کو دیکھ سکتی اور ان سے سبق حاصل کر سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کا تو کوئی حد بست ہی نہیں۔ غیر محدود عظمتوں کا مالک، بڑا عظیم ہے اپنی ذات میں، بڑی قدرتوں والا ہے اپنی صفات کے جلووں میں، بڑا احسان کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق پر، جب وہ احسان کرتا ہے تو اس کا حسن رُوحانی آنکھ رکھنے والے کو اس کا دیوانہ بنا دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ پر عاشق ہو جاتا ہے۔ دل کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ دُنیا سے محبت ختم ہو جاتی ہے۔ دنیوی تعلقات کی وہ گرمی جو خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والی ہے ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ اور صرف ایک ہی محبت سینوں میں سلگتی ہے اور وہ پیدا کرنے والے رب

باقی ص ۷ پر

سانحہ ارتحال

مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۹۲ء کو مکرم محمود احمد صاحب صدیقی کارکن روزنامہ "الفضل" دفتر میں کام کر رہے تھے کہ بارہ بجے دوپہر ان کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ فوراً ہی طبّی امداد فراہم کی گئی اور فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن افسوس کہ ڈاکٹر صاحبان کی پوری کوشش کے باوجود آپ تقریباً دو بجے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۶۷ سال تھی۔ موصوف نہایت فرض شناس مستعد اور دیانت دار تھے۔

۲۶ مارچ ۹۲ء کو محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب نے گولبازار ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ساڑھے دس بجے عام قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی صاحب نے ہی دُعا کرائی۔

ادارہ الفضل اپنے اس مخلص کارکن کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ "ہم سب اللہ کے ہیں اور اُسی کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے"۔

محترم محمود احمد صاحب صدیقی کے لواحقین سے تمام کارکنانِ الفضل دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صدیقی صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۲۸۔ مارچ ۱۹۹۲ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں:

۱۔ جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو انسان کو یقین نہیں ملتا۔ اس کی باتوں میں تناقص ہوگا۔

۲۔ تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے۔ اُسے وہی طے کر سکتا ہے۔ جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے۔ جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔

۳۔ تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں۔ اس لئے کہ مَیں نے کسی کا مال نہیں لیا، نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کرتا۔ بد نظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے۔

۴۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا۔ اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔

۵۔ انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ یا ابتلاء کی حالت میں اور یا انعام کی حالت میں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا۔

۶۔ مذہب یہی ہے کہ انسان خوب غور کرے اور دیکھے اور عقل سے سوچے کہ وہ ہر آن خدا کا محتاج ہے۔ اور اس کی طرف عجز سے انسان کی جان پر، مال پر، آبرو پر، بڑے بڑے مصائب اور حملے ہوتے ہیں۔ لیکن سوائے خدا کے اور کوئی نجات دینے والا نہیں ہوتا۔

۷۔ تعجب ہے کہ انسان اس دنیا میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا، دوستوں کا جُدا ہونا، ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دل لگایا جائے۔

۸۔ آخرت کی فکر کرو۔ جو آخرت کی فکر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں اس پر رحم کرے گا۔

جو سہ نہ سکے وار وہ خود وار کرے کیوں
میدانوں میں آجانے پہ اصرار کرے کیوں
ہم وہ ہیں کہ ہیں پنجہ کشی کے لئے تیار
ہم اس کو بلائیں تو وہ انکار کرے کیوں

ابوالاقبال

ہے ترا مقصودِ ہستی لعل و گوہر کی تلاش
مجھ کو جانِ دردمند و دیدۂ تر کی تلاش

تیرے دل میں آرزو دربارِ سلطانی کی ہے
مجھ کو ویرانے میں ہے نگاہِ قلندر کی تلاش

عہدِ حاضر ہے فروغِ علم سے تاریک تر
تجھ سے ممکن ہو تو کر نورِ پیمبر کی تلاش

خضر کے بہروپ میں رہزن ملے ہیں بار بار
تنگ آ کر ترک کر دی مَیں نے رہبر کی تلاش

زندگی جامد ضمیرِ آدمی بے انقلاب
ہے مجھے محشر سے پہلے ایک محشر کی تلاش

میری خودداری کا راز اک نانِ جو، آبِ خنک
خوار کرتی ہے تجھے مرغ و مزعفر کی تلاش

تیرے ہر جانب سے وہ نورِ سمٰوات و زمیں
تو کہ موجِ بحر ہے تجھ کو سمندر کی تلاش؟

پھر کوئی منصوبۂ فتنہ گری ہے زیرِ غور
شہر کے مفتی کو ہے محراب و منبر کی تلاش

سعید احمد اعجاز

حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالےٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالےٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔ اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ اُسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷، صـ ۲۸۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُردو رسائل زبان کی کس طرح خدمت کر سکتے ہیں

اس سے قبل الفضل میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ (جو آجکل گورنمنٹ تعلیم الاسلام کے نام سے موسوم ہے) میں پہلی اردو کانفرنس سے متعلق ایک مضمون شائع کیا جا چکا ہے اس کانفرنس کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کا ایک گرانقدر مضمون (جو اس سے قبل علامہ تاجور نجیب آبادی رسالہ ادبی دنیا، مارچ ۱۹۳۱ء میں شائع کر چکے تھے) بھی پڑھا گیا تھا حضور کا یہ مضمون درج ذیل کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

اردو زبان کی بڑی دقتوں میں سے ایک دقت یہ ہے کہ اس کی لغت کتابی صورت میں پوری طرح مدون نہیں ہے اور نہ اس کے قواعد پورے طور پر محصور ہیں اور نہ مختلف علمی مضامین کے ادا کرنے کے لئے اصطلاحیں مقرر ہیں۔ مولوی فتح محمد صاحب جالندھری نے قواعد کے بارے میں اچھی خدمت کی ہے اور مولانا شبلی اور مولوی عبدالحق صاحب نے ان کے کام کو چلا دینے میں حصہ لیا ہے۔ لغت کا کام مولوی نذیر احمد دہلوی نے کیا ہے۔ اور اصطلاحات کے لئے ہم عثمانیہ یونیورسٹی کے ممنون ہیں۔ انجمن ترقی اردو انہی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بہت کچھ کر رہی ہے۔ لیکن کام اس قدر ہے کہ کسی ایک شخص یا ایک انجمن یا ایک ادارہ سے یہ ہونا ناممکن ہے۔

اردو کے بہی خواہوں نے میرے نزدیک بعض مشکلات کو جو اردو زبان سے مخصوص ہیں نظر انداز کر دیا ہے۔ مثلاً:-

(۱) وہ سب زبانوں میں عمر میں چھوٹی ہے۔

(۲) حقیقی شاہی گود میں پلنے کا اسے کبھی موقعہ نہیں ملا۔ جو زبان کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

(۳) اصل میں تو تین لیکن کم سے کم دو مائیں اس کی ضرور ہیں اور مصیبت یہ ہے کہ دونوں سگی ہیں۔ ہر ایک اپنی تربیت کا رنگ اس پر چڑھانا چاہتی ہے اور جب ان کا آپس میں اتحاد نہیں ہو سکا تو دونوں اپنا غصہ اس معصوم پر نکالتی ہیں۔ میں نے تو جہاں تک غور کیا ہے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس وقت جھگڑا یہ نہیں کہ اہلِ سنسکرت اردو کو اپنا بنانے کو تیار نہیں بلکہ یہ ہے کہ وہ اسے صرف اپنا ہی بنائے رکھنے پر مصر ہیں اور عربی فارسی والوں کے سایہ سے اس نونہال کو دور رکھنا چاہتے ہیں۔ اور یہی حال ان کا بھی ہے۔

(۴) ہمارا علمی طبقہ غیر زبانوں میں سوچنے کا عادی ہو گیا ہے۔ اور اس وجہ سے اس کی تحقیق و تفتیش سے اردو نفع نہیں اُٹھا سکتی۔

(۵) ٹائپ نہ ہونے کے سبب آنکھوں کو اس کے حروف سے وہ موانست نہیں پیدا ہوتی جو ٹائپ پر چھپنے والی زبانوں کے حروف سے ہو جاتی ہے اور اس وجہ سے لوگوں میں شوقِ تعلیم سُرعت سے ترقی نہیں کر سکا اور کتابوں کی اشاعت وسیع پیمانے پر نہیں ہو سکی۔ انسان بارہ تیرہ قسم کے ٹائپوں کا عادی تو ہو سکتا ہے لیکن ہزاروں قسم کا نہیں اور اردو زبان کے جتنے کاتب ہیں گویا اتنے ہی ٹائپ ہیں جس کی وجہ سے طبیعتوں پر ایک غیر محسوس بوجھ پڑتا ہے اور تعلیم کا ذوق کم ہو جاتا ہے۔

ان مشکلات کی وجہ سے اُردو کی ترقی کے رستے میں دوسری زبانوں کی نسبت زیادہ مشکلات حائل ہیں مگر میرے نزدیک وہ ایسی نہیں کہ دُور نہ کی جا سکیں۔ اب تک نقص یہی رہا ہے کہ مرض کی تشخیص نہیں کی گئی اور اس کی وجہ سے لازماً علاج بھی صحیح نہیں ہؤا اگر اردو عمر میں اپنی بہنوں سے چھوٹی تھی تو اس کے لئے اس قسم کی غذا کا بھی انتظام ہونا چاہیئے تھا۔ اور اگر وہ شاہی گود سے محروم تھی تو کیوں نہ اسے جمہوریت کی گود میں ڈال دیا گیا جس کی حفاظت شاہی حفاظت سے کسی صورت میں کم نہیں۔ بلکہ اصل بادشاہت تو اس کی ہے۔ اگر اس کی تربیت کے متعلق اختلاف تھا تو یہ صورت حالات پیدا کرنے کی بجائے کہ جس کا بس چلا وہ اسے اپنے گھر لے گیا۔ وہی کیوں نہ کیا گیا جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس وقت کیا تھا جب خانہ کعبہ کی تعمیرِ جدید کے موقع پر حجرِ اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھنے کے سوال پر مختلف قریش خاندانوں میں جھگڑا پیدا ہو گیا تھا اور انہوں نے ایک چادر بچھا دی اور اس پر حجرِ اسود اپنے ہاتھ سے رکھ کر سب قوموں کے سرداروں سے کہا کہ وہ اس چادر کے کونے پکڑ لیں اور اس طرح سب کے سب اس کے اٹھانے میں برابر کے شریک ہو جائیں۔ اسی طرح اگر اردو، سنسکرت اور عربی کی مشترک تربیت میں دے دی جاتی تو یہ جھگڑا ختم ہو سکتا تھا۔

ٹائپ کا سوال مختلف قسم کا سوال ہے لیکن اگر مذکورہ بالا باتوں کی طرف توجہ ہوتی تو بہت سے لوگ اسے حل کرنے کی طرف بھی مائل ہو جاتے۔ اور (اللہ کا شکر ہے) کہ اس وقت حیدر آباد میں بہت سے اربابِ بصیرت اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

میری ان معروضات کا مطلب یہ ہے کہ اردو کی ترقی کے لئے ایسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں کہ ایک محدود جماعت کی دلچسپی کا مرکز بننے کی بجائے جمہور کو اس سے دلچسپی پیدا ہو۔ خالص علمی رسائل صرف منتخب اشخاص کی توجہ منعطف کرا سکتے ہیں اور زبانیں چند آدمیوں سے نہیں بنتیں خواہ وہ بہت اونچے پایہ کے کیوں نہ ہوں۔ قاعدہ یہ ہے کہ زبان عوام الناس بناتے ہیں اور اصطلاحیں علماء۔ اردو اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتی۔

پس اگر ہم اردو کی ترقی کے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اس کا ذریعہ صرف یہی ہے کہ ہمارے ادبی رسالوں میں اس کے علمی پہلوؤں پر بحثیں ہوں تاکہ صرف پیش آنے والی مشکلات کے علاج کا ہی سامان نہ ہو بلکہ عوام الناس بھی ان تحقیقات سے واقف ہوتے جائیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی اردو رسائل کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اگر ان رسائل میں چند صفحات مستقل طور پر اس بات کے لئے وقف ہو جائیں کہ ان میں اردو زبان کی لُغت یا قواعد یا اصطلاحوں وغیرہ پر بحثیں ہوا کریں گی تو یقیناً تھوڑے عرصہ میں وہ کام ہو سکتا ہے جو بڑی بڑی انجمنیں نہیں کر سکتیں اور بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جو نئی نئی اختراعیں ہوں گی یا الفاظ کے استعمال یا قواعدِ زبان کے متعلق جو پہلو زیادہ وزنی معلوم ہوگا عام لوگ بھی اس کو قبول کریں گے کیونکہ دلچسپ اردو رسائل میں چھپنے کی وجہ سے وہ سب مضامین ان کی نظروں سے بھی گزرتے رہیں گے۔ ہاں یہ مدِ نظر رہے کہ مضمون ایسے رنگ میں ہو کہ سب لوگ اسے سمجھ سکیں۔ اس قسم کے مضامین کی اشاعت کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ ہمارے ہندو بھائی بھی ان بحثوں میں حصہ لے سکیں گے اور اس میں کیا شک ہے کہ بغیر ان کی مدد کے ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اردو میں بہت سے لفظ سنسکرت اور ہندی بھاشا کے ہیں اور ان کی اصلاح یا ان میں ترقی بغیر ہندوؤں کی مدد کے نہیں ہو سکتی۔ ان کی شمولیت کے بغیر یا تو وہ حصّہ زبان کا نامکمّل رہ جائے گا۔ یا اسے بالکل ترک کر کے اس کی جگہ عربی الفاظ اور اصطلاحیں داخل کرنی پڑیں گی اور یہ دونوں باتیں سخت مضر اور اردو کی ترقی کے راستہ میں روک پیدا کرنے والی ہوں گی۔

اس تمہید کے بعد میں ایڈیٹر صاحب ادبی دُنیا اور دوسرے ادبی رسائل سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر وہ ان باتوں میں مجھ سے متفق ہوں تو اپنے رسائل میں ایک مستقل باب اس غرض کے لئے کھول دیں۔ لیکن انہیں ان مشکلات کا بھی اندازہ کر لینا چاہیئے جو اس کام میں پیش آئیں گی مثلاً۔ یہ کہ جو سوالات اٹھائے جائیں گے انہیں حل کون کرے گا؟ بالکل ممکن ہے کہ جواب دینے والے ایسے لوگ ہوں جن کا کلام سند نہ ہو یا جن کے جواب تسلّی بخش نہ ہوں یا کوئی شخص جواب کی طرف توجہ ہی نہ کرے۔ اگر صرف رسالہ کے ادارہ نے جواب دیئے تو پھر اوّل تو اصل مطالب فوت ہو جائے گا۔ دوم ممکن ہے کہ اس سے وہ اثر پیدا نہ ہو سکے۔ جو اصل مقصد ہے لہٰذا اس مشکل اور اس قسم کی دوسری مشکلات کے حل کے لئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ جو رسالہ اس تحریک پر عمل کرنا چاہے اس میں ایک ادبی کلب قائم کر دی جائے ادارہ کی طرف سے متعدد بار تحریک کر کے رسالہ کے خریداروں کے نام ظاہر کریں جو خریدار مستند ادیب ہیں ان سے اصرار کر کے اپنا نام پیش کرنے کے لئے کہا جائے۔ ایسے تمام خریداروں کے نام ایک رجسٹر میں جمع کر لئے جائیں۔ اور انہیں ادبی کلب کا ممبر سمجھا جائے۔ چونکہ بالکل ممکن ہے کہ بہت سے ادیب اور علماء جن کی امداد کی ضرورت سمجھی جائے رسالہ کے خریدار نہ ہوں۔ اس لئے ایسے لوگوں کی ایک فہرست تیار کی جائے اور رسالہ کے مستطیع خریداروں کی امداد سے ان کے نام رسالہ مفت ارسال کیا جائے۔ اور ان کا نام اعزازی ممبر کے طور پر کلب کے رجسٹر میں درج کر لیا جائے۔

تمام ممبروں سے اُمید کی جائے کہ جب کبھی کوئی سوال (۱) اردو لُغت کے متعلق (۲) نحوی قواعد کے متعلق (۳) بعض علمی خیالات کے ادا کرنے میں زبان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقتوں کے متعلق۔ (۴) محاورات کے متعلق۔ (۵) تذکیر و تانیث اور جمع کے قواعد کے متعلق۔ (۶) پرانی اصطلاحات کی تشریح یا نئی اصطلاحات کی ضرورت کے متعلق پیدا ہو تو بجائے خود حل کر کے خود ہی اس سے لطف حاصل کرنے کے وہ اس سوال کو رسالہ کے ادبی کلب کے حصہ میں شائع کرائیں خواہ اپنا حل بھی ساتھ ہی لکھ دیں یا خالی سوال ہی لکھ دیں۔

ان سے یہ بھی امید کی جائے کہ جب کوئی ایسا سوال شائع ہو تو وہ اس کا جواب دینے کی کوشش کیا کریں۔

ملک اردو علم و ادب کے لحاظ سے چند حلقوں میں تقسیم کر دیا جائے مثلاً۔ (۱) دہلی اور اس کے مضافات (۲) لکھنؤ اور اس کے مضافات۔ (۳) پنجاب (۴) رام پور اور اس کے مضافات (۵) بھوپال اور اس کے مضافات (۶) آگرہ اور اس کے مضافات۔ (۷) اعظم گڑھ اور الہ آباد اور اس کے مضافات۔ (۸) بہار (۹) حیدر آباد۔

اس طرح علمی لحاظ سے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

(۱) اسلامی یعنی عربی اور فارسی اثر۔

(۲) ہندو یعنی سنسکرت اور ہندی بھاشا اثر۔

جب سوالات رسالہ کے دفتر میں آئیں تو ادارہ انہیں مختلف حصوں میں تقسیم کر دے۔ مثلاً جو سوال کسی لفظ کے استعمال اس کی شکل۔ اس کی تذکیر و تانیث کے متعلق ہوں انہیں ایک جگہ جمع کر کے شائع کرے اور ان کے متعلق مذکورہ بالا علقوں کے احباب سے درخواست کرے کہ وہ نہ صرف اپنی علمی تحقیق بتائیں بلکہ یہ بھی بتائیں کہ ان کے علاقہ میں وہ لفظ اردو میں استعمال ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر ہوتا ہے تو کس شکل میں اور کن کن معنوں میں؟ اس طرح دو فائدے حاصل ہوں گے ایک تو اس امر کا اندازہ ہو جائے گا کہ اس خاص لفظ یا محاورہ کے متعلق اردو بولنے والوں کی اکثریت کس طرف جا رہی ہے۔ اور اس سے اردو کی ترقی کی رَو کا اندازہ ہو سکے گا۔ دوسرے علمی تحقیق بھی ہو جائے گی۔ اور پڑھنے والوں کی طبائع فیصلہ کر سکیں گی کہ اس بارہ میں اردو کے حق میں کون سی بات مفید ہے۔ آیا تحقیق کی پیروی کرنی چاہئے یا غلط العام کی تصدیق کہ یہ دونوں باتیں اپنے اپنے موقع پر زبان کی ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ اسی طرح جس لفظ کے متعلق بحث ہو اگر سنسکرت یا ہندی بھاشا اس کا ماخذ ہو تو اس کے علماء کو اور عربی فارسی ماخذ ہو تو اس کے علماء کو اس پر روشنی ڈالنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اس طرح اور بہت سی تقسیمیں کی جا سکتی ہیں جو اس کلب کو زیادہ دلچسپ بنانے کا باعث ہو سکتی ہیں۔ کلب کا کام فیصلہ کرنا نہ ہو بلکہ ہر پہلو کو روشنی میں لانا ہو۔

اسی طرح جدید اصطلاحات کی ضرورتوں کو کلب کے صفحات میں شائع کیا جائے اور بحث کی طرح اس طریق پر نہ ڈالی جائے کہ خالص عربی یا خالص سنسکرت اصطلاحات لے لی جائیں بلکہ تحریک یہ کی جائے کہ وہ خیال جس کے ادا کرنے کی ضرورت پیدا ہوئی ہے اس کے متعلق کلب کے ممبر پہلے یہ بحث کریں کہ اس خیال کا کس اردو لفظ سے تعلق ہے۔ پھر یہ دیکھا جائے کہ وہ لفظ کس زبان کا ہے اور آیا اس لفظ سے جدید اصطلاح کا بنانا آسان ہو گا۔ اگر عام رائے اس کی تائید میں ہو تو پھر اس زبان کے ماہروں سے درخواست کی جائے کہ وہ اس کے متعلق اپنا خیال ظاہر کریں۔ کیونکہ جس زبان کا لفظ ہو اس کے ماہر اس کے صحیح مشتقات پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔

ممکن ہے یہ خیال کیا جائے کہ اردو رسائل کے ادارے تو پہلے بوجھوں تلے دبے پڑے ہیں وہ اتنی پیچیدہ سکیم پر کس طرح عمل کر سکتے ہیں لیکن اوّل تو یہ سکیم عمل میں اس قدر پیچیدہ اور توجہ طلب نہ ہو گی جس قدر کاغذ پر نظر آتی ہے۔

دوسرے اس قسم کے کلب جیسا کہ یورپ کا تجربہ ہے ہمیشہ رسائل و اخبارات کی دلچسپی اور خریداری بڑھانے کا موجب ہوتے ہیں اس لئے جو رسالہ اس کام کو شروع کرے گا وہ میرے نزدیک مالی پہلو سے فائدہ میں رہے گا۔ تیسرے یہ بھی ضروری نہیں کہ فوراً اس ساری سکیم پر عمل کیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ کلب جاری کر کے صفحات مقرر کئے بغیر اور اس طرح مضامین تقسیم کئے بغیر جس طرح میں نے بیان کیا ہے کام شروع کر دیا جائے۔ پھر جوں جوں ادارہ اور کلب کے ممبروں کو مشق ہوتی جائے کام اصول کے ماتحت لایا جائے تھوڑی سی ہمت کی ضرورت ہے اور بس۔ ادبی دنیا کے لئے اور اگر کوئی اور رسالہ اس تحریک پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ ضرورت ہو تو میں اس بحث کو واضح کرنے کے لئے اور اس تحریک سے لوگوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے بشرطِ فرصت اور مضامین بھی لکھ سکتا ہوں۔"

(رسالہ ادبی دنیا مارچ ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۸۶ تا ۱۸۸)

یاد رفتگان

مولانا غلام باری سیف

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر ابن چوہدری فضل الٰہی صاحب ۱۹ فروری کو کینیڈا میں انتقال فرما گئے۔ آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وفات اچانک دماغ کی شریان پھٹ جانے سے ہوئی۔ اور آپ صبح چار بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

محترم چوہدری صاحب نے بی۔ اے کرنے کے بعد سلسلہ کی خدمت کیلئے پیش کر دیا۔ کچھ عرصہ نظارت امور عامہ میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے ساتھ نائب کے طور پر کام کیا۔ پھر حضرت امام جماعت الثانی نے بینکنگ کے لئے لاہور بھجوایا۔ اور آپ کو افسر خزانہ صدر انجمن مقرر فرمایا۔ اور پھر یہیں سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کینیڈا چلے گئے۔ آپ کے دادا چوہدری نظام دین صاحب حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں سے تھے۔ بنی پور ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ قادیان کے ڈاکخانہ میں پوسٹ ماسٹر بھی رہے۔ ابتداء میں چوہدری نظام دین صاحب شدید مخالف تھے لیکن جب سلسلہ میں داخل ہوئے تو بہت فدائیت اور اخلاق کا نمونہ دکھلایا۔ محترم چوہدری فضل الٰہی صاحب لمبے عرصہ تک محلہ فیکٹری ایریا ربوہ کے صدر بھی رہے۔

ابھی پچھلے سال عالمگیر صاحب نے اپنا مکان واقع فیکٹری ایریا بیچا جس کا حصہ آمد اپنی زندگی میں ہی ادائیگی کے لئے اپنے بچوں کو بھجوایا جس کی ادائیگی صدر انجمن کو کر دی گئی۔

محترم چوہدری صاحب نے اپنے پیچھے تین لڑکے پانچ لڑکیاں اور ایک بیوہ پسماندگان میں چھوڑے ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ کینیڈا میں لجنہ کی مقامی صدر ہیں۔ یہاں سے جانے کے بعد آپ نے سلسلہ سے اپنے تعلق کو مضبوطی سے قائم رکھا۔ پچھلے سال حضور کینیڈا تشریف لے گئے تو آپ کی درخواست پر حضور کے ساتھ یادگار تصویر کھینچوائی۔ ان کی نماز جنازہ میں کینیڈا میں دو صد کے قریب احباب شامل ہوئے۔ اور تدفین میں بھی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ ربوہ میں اٹھائیس فروری بعد نماز جمعہ آپ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ محترم چوہدری عبد الواحد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد آپ کے چچا تھے۔

اب آپ کا ارادہ تھا کہ مئی میں پاکستان آئیں لیکن داعی اجل کی آواز پر لبیک کہا۔ اور آسمانی آقا کے حضور حاضر ہو گئے۔

خدائے رحیم و کریم جس کی رحمت بہت وسیع ہے آپ سے رحمت اور عفو کا سلوک فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

چوہدری صاحب سے خاکسار کی دوستی کی ابتداء شکار سے ہوئی۔ جو وقت کے ساتھ پروان چڑھتی رہی۔ سارا سارا دن کندھے پر بندوقیں لٹکائے چناب کے کنارے جنگلات اور گاؤں گاؤں ہم شکار کرتے۔ ایک دفعہ رمضان المبارک میں رجوعہ کی چھمب پر شکار کیلئے گئے۔ امرود سے روزہ کھولا۔ اس کے بعد لسّی پی اور پھر بھی زندہ رہے۔ آپ سے میری گہری دوستی اور اخوّت تھی۔ اکٹھے سیر کو جاتے۔ دوست ایک ایک کر کے رخصت ہو رہے ہیں۔

ذَھَبَ الَّذِیْنَ اُحِبُّھُمْ
وَبَقِیْتُ مِثْلَ السَّیْفِ فَرْدًا

دوست احباب چلے جا رہے ہیں اور میں میان میں تلوار کی مانند اکیلا رہ گیا ہوں۔

آپ کو باغبانی کا بہت شوق تھا۔ خالی وقت ان کے ہاتھ میں کھرپا رہتا تھا۔ طرح طرح کی سبزیاں اور پھل دار درخت گھر میں لگائے تھے۔ خالی وقت ان کا یہی مشغلہ تھا یا باورچی خانہ میں بیوی کا ہاتھ بٹاتے۔

جس صبح وفات ہوئی کینیڈا میں مقیم بچی ملنے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ ان سب کو چائے خود بنا کر پلائی۔ صبح بیدار ہوتے تو گھر والوں کو چائے خود بنا کر پلاتے۔

ربوہ سے رخصت ہوتے وقت سرخ گلاب کا پودہ مجھے دیا۔ جسے میں نے اپنے بیٹے (ڈاکٹر) عبد الخالق کی قیام گاہ فضل عمر ہسپتال میں لگا رکھا ہے۔ اسے پانی دیتا ہوں۔ نلائی کرتا ہوں۔ پھول کھلتے ہیں تو آپ کی یاد آتی ہے۔

قائدینِ کرام!
تمام ناخواندہ خدام کو ۳۰ جون تک خواندہ بنانا ہماری ذمہ داری ہے
(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— لوئن رسین

برطانیہ میں پناہ کا بل

گذشتہ دنوں برطانوی پارلیمنٹ میں برطانیہ میں پناہ لینے والوں کے متعلق ہوم سیکرٹری مسٹر کینتھ بیکر KENITH BAKER نے ایک بل پیش کیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ پناہ لینے والوں کو ایسی شرائط پیش کی جائیں جو انہیں آسانی سے برطانیہ میں داخل نہ ہونے دیں۔ یعنی یا تو پناہ لینے والوں کو بالکل اجازت نہ دی جائے۔ یا اگر اجازت دی جائے تو بہت کم افراد کو یہ موقعہ میسر ہو۔ اب جب کہ پارلیمنٹ توڑ کر نئے انتخابات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ وہ بل از خود قانون بننے سے رہ گیا ہے ہاؤس آف لارڈز میں بھی اس کی مخالفت شروع تھی اور لیبر پارٹی نے بھی اس قانون کی اس لئے مخالفت کی تھی۔ کہ اس طرح وہ لوگ جو حقیقی طور پر پناہ حاصل کرنے کے مستحق ہیں۔ انہیں بھی پناہ نہیں مل سکے گی۔ اور یہ ایک ظالمانہ قانون کہلائے گا۔ اب تو بہرحال پارلیمنٹ کے توڑے جانے کے بعد جب تک یہ بل دوبارہ نہ پیش ہو اس کے قانون بننے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ انتخابات کی مہم میں کنزرویٹو پارٹی اس بل کو خاص طور پر پیش کر رہی ہے اور لوگوں کو اس بات پر اکسا رہی ہے کہ پناہ لینے والوں کو برطانیہ میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے اس قسم کا بل ضرور منظور کیا جانا چاہیئے۔ لیبر پارٹی اس بات کی زور شور کے ساتھ مخالفت کر رہی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ اس انتخاب کا نتیجہ شائد اسی ایک موضوع پر گفت و شنید کا محور رہے گا۔

ایک کمیشن جسے لوکل ایکوالٹی مشن کہا جاتا ہے۔ اس بات کے لئے مقرر ہے کہ وہ مختلف رنگ و نسل کے لوگوں میں کسی قسم کا امتیاز تو نہیں برتا جاتا۔ موجودہ انتخابات کی مہم میں اس کمیشن نے بھی اپیلیں کی ہیں کہ لوگ اس کمیشن کو زیادہ اختیارات دلوانے کی کوشش کریں تاکہ بیرونی ممالک سے پناہ لینے والے لوگوں کے حقوق محفوظ کئے جا سکیں۔ اور اس لئے بھی کہ ملک میں نسلی امتیاز کے نتیجے میں جو جرائم ہو رہے ہیں ان کو روکا جا سکے۔ غرض یہ ہے کہ نسلی امتیاز کو بھی روکا جائے اور جو لوگ پناہ لے کر برطانیہ میں قیام کے مستحق ہیں ان کی راہ میں جو روڑے اٹکائے جاتے ہیں ان کو بھی دور کیا جائے۔

مشرقی افریقہ

تاریخ دانوں کا خیال ہے کہ مشرقی افریقہ کی ثقافتی تہذیب کا تعلق چین، ہندوستان اور خلیج فارس سے ہے۔ برطانیہ کی ایک ٹیم نے جو گذشتہ پانچ سال سے تنزانیہ میں تہذیب کے آغاز کے متعلق تحقیق کر رہی ہے اب ایک ایسی مسجد دریافت کی ہے جو آٹھویں صدی میں تعمیر کی گئی تھی اور جو مٹی کے ایک بہت بڑے ڈھیر کے نیچے دبی ہوئی تھی۔ اس مسجد سے پتہ چلا کہ آج سے تیرہ سو سال قبل عرب کے مسلمانوں اور مشرقی افریقہ میں باہمی تعلقات قائم تھے۔ جب یہاں تحقیق کی جا رہی تھی تو اس بات کا پتہ چلا کہ اس علاقے میں اسلامی بستیاں بسی ہوئی تھیں۔ تحقیق کرنے والی ٹیم کے سربراہ کا نام ڈاکٹر مارک ہارٹن ہے (MARK HORTON) ڈاکٹر ہارٹن نے کہا ہے کہ یہ مسجد خاصی بڑی عمارت ہے۔ یہاں پر افریقیوں اور مسلمانوں کے ملاپ کے آثار ملتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ مشرق وسطی کا بھی تعلق ثابت ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عرب جزیرہ نما اور اومان کے لوگوں نے اس خطے میں اسلام کو پیش کیا تھا۔ اس مسجد کے محراب بھی ہیں اور ستون بھی اور اسی طرز پر شروع شروع میں مسجدیں بنائی جاتی تھیں۔ ڈاکٹر ہارٹن نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس مسجد کی دریافت سے افریقہ میں اسلام کے نفوذ کے متعلق بہت سی معلومات حاصل کی جا سکیں گی۔ کہا جا سکتا ہے کہ اتنی بڑی مسجد یقیناً اسلام کو پھیلانے کا بیس بنی ہو گی۔

غیر قانونی بحری سفر

ممباسہ سے بحری جہاز سندربن چلا تو اس پر تین افراد غیر قانونی طور پر سوار تھے جب یہ جہاز کراچی پہنچا تو ان تین افراد کے متعلق وفاقی وزارت داخلہ نے فیصلہ کیا کہ ان کو واپس ممباسہ پہنچا دیا جائے لیکن اس فیصلے کے فوری بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان پر مقدمہ چلایا جانا چاہیئے۔ چنانچہ ایک شخص جس کا نام دادن فرنینڈو بتایا جاتا ہے وہ تو جہاز سے چھلانگ لگا کر غائب ہو گیا اور اس کا ابھی تک پتہ نہیں چلا۔ لیکن دوسرے دو افراد جن میں سے ایک مسعود عابد (عمر ۱۹ سال) جو اپنے آپ کو حبشہ کا شہری کہتا ہے اور دوسرے ناصر سعید (عمر ۱۶ سال) جو اپنے آپ کو سوڈان کا شہری کہتا ہے۔ ان دونوں پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ سندربن جہاز کا جو کپتان اسے کراچی لایا تھا اب اسے تبدیل کر دیا گیا ہے اور یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کیوں۔ لیکن ایک اور شخص کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی ہے کہ وہ اس جہاز کو لے کر منزل مقصود تک جائے۔ ایف آئی اے نے جو تحقیق کی ہے اس کے مطابق ان تینوں افراد کے پاس سرکاری کاغذات سفر کے لئے موجود نہیں تھے۔ اور یہ کپتان کی ذمہ داری تھی کہ وہ انہیں اس جگہ پہنچائے جہاں سے جہاز چلا تھا۔ یہی بات قانون کا تقاضا ہے اور یہی ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن چونکہ کسی نہ کسی وجہ سے ایسا نہیں ہو سکا اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ شائد اسی وجہ سے جہاز کا کپتان بدلا گیا ہو۔

اسرائیل / امریکہ

اگرچہ اسرائیل اس بات سے بار بار انکار کر رہا ہے۔ لیکن واشنگٹن چاہتا ہے کہ یزک شمیر کی حکومت اس بات پر اپنی صفائی پیش کرے کہ اس نے امریکہ کی فراہم کردہ فوجی ٹیکنالوجی کو چین، جنوبی افریقہ اور بعض دوسرے ممالک کے ہاتھ فروخت کیا ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ ہم اس بات سے پریشان ہیں اور اس وقت اسرائیل سے اس موضوع پر گفت و شنید کر رہے ہیں۔

سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اس محکمے کے انسپکٹر جنرل ایک رپورٹ جاری کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں ڈیفنس ٹریڈ کنٹرولز کی کارکردگی کے متعلق تفصیل دی جائے گی۔ اسکے مطابق امریکہ کا فراہم کردہ اسلحہ کسی دوسرے ملک کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کہا گیا ہے کہ ذکر تو اس رپورٹ میں ساری دنیا کے ممالک کا ہو گا۔ لیکن زیادہ تر ذکر اسرائیل کا کیا جائے گا۔ اور یہ بتایا جائے گا کہ اسرائیل نے پیٹریاٹ میزائل چین کے ہاتھ فروخت کئے ہیں اور اسی طرح امریکی فوجی تکنیک جنوبی افریقہ کو بھی مہیا کی ہے۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ اسرائیل نے ایسا کیا ہے تو یقیناً اسرائیل کے ساتھ امریکہ کے تعلقات مزید خراب ہونے کا امکان ہے۔ اگرچہ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کے اتنے گہرے تعلقات ہیں کہ بظاہر ان میں جو خلیج نظر آنے لگی ہے اسکی کوئی حیثیت نہیں یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ امریکہ اسرائیل کو تنہا چھوڑ دے یا اسکی اس رنگ میں مخالفت کرے کہ دوسرے ممالک خاص طور پر جنہیں اسرائیل کا خطرہ ہے اس سے فائدہ اٹھا لیں۔ اسرائیل میں حکومت کے افسروں نے یہ بات کہنی شروع کر دی ہے کہ حالات ایسے پیدا ہو رہے ہیں کہ امریکہ اور اسرائیل کے تعلقات زیادہ سے زیادہ خراب ہونے کا امکان ہے۔ اور یہ سب کچھ اسلئے کہ اسرائیل نے امریکہ سے بیس ارب ڈالر کا قرضہ مانگا تھا۔ اور دس ارب ڈالر قرضہ منظور ہو سکا۔ یہ رقم تو بستیاں بسانے پر خرچ کرے گا۔ جب کہ امریکہ کو اور دیگر ممالک کو بھی اس بات پر اعتراض ہے کہ وہ مقبوضہ علاقوں میں بستیاں بساتا چلا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ مشرق وسطی کی امن کانفرنس کی کامیابی میں بھی سب سے بڑی روک اسرائیل کا مقبوضہ علاقوں میں بستیاں بسانا ہے۔

امریکہ / ہندوستان قربت

نیویارک ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے ہندوستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جے این ڈکشٹ نے بتایا ہے کہ عنقریب امریکہ اور ہندوستان مل کر بحر ہند میں بحری مشقیں کریں گے۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ چونکہ ہندوستان سرعت کے ساتھ سیاسی طور پر امریکہ کے ساتھ ہم آہنگی کا اظہار کر رہا ہے۔ اسلئے اب دونوں ملکوں نے باہم مل کر بحری مشقیں کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ مسٹر ڈکشٹ نے یہ بھی بتایا ہے کہ جہاں تک ان مشقوں کا تعلق ہے یہ ہندوستان کے ساحل کے قریب کی جائیں گی۔ لیکن ان کی تاریخ ابھی تک یا مقرر نہیں ہوئی یا اس کا اعلان نہیں کیا گیا۔

امریکہ کی ایک سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم عنقریب ہندوستان کا دورہ کرے گی (آئندہ آٹھ ہفتوں کے اندر اندر) تاکہ جو گفت و شنید نیوکلیئر پالیسی کے متعلق شروع ہو چکی ہے اسے جاری رکھا جائے۔ ٹائمز کے مطابق ہندوستان نے امریکہ کو بتایا ہے کہ وہ ۱۹۶۲ء والا نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کا جو معاہدہ ہے اس پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن کسی حد تک اسکے اصرار اور انکار میں کمی نظر آنے لگی ہے۔ پاکستانی تجویز کی تو بہرحال ہندوستان مخالفت کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی تجویز مکمل طور پر واضح نہیں ہے۔ ابھی یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ روس اور چین، امریکہ سے ہٹ کر اس میں کیا کردار ادا کریں گے۔

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فخرالحق شمس

قدیم عرب اور اُن کے اوہام

عرب کی وجہ تسمیہ

جزیرہ نما عرب کو وادیٔ غیر ذی زرع کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اسکے تین اطراف پانی ہونے کے باوجود زیادہ علاقہ خشک ریتلے صحراؤں پر مشتمل ہے عرب کی وجہ تسمیہ کے متعلق علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لفظ اعراب سے مشتق ہے اسکے معنی زبان آوری اور اظہار مافی الضمیر کے ہیں۔ کیونکہ عرب خود کو فصیح اللسان گردانتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے خود کو عرب اور باقی دنیا کو عجم یعنی بے زبان کے نام سے پکارا دوسرا خیال یہ ہے کہ عرب دراصل پہلے عربۃ تھا، قدیم اشعار میں عرب کی بجائے عربۃ ہی استعمال ہوا ہے۔ اسکے معنی سامی زبانوں میں صحرا کے ہیں۔

عرب کا تہذیب و تمدن

فرانسیسی مصنف لیبان لکھتا ہے کہ اسلام سے پہلے عرب کا تمدن کسی دور میں اوج کمال تک پہنچ چکا تھا۔ یہ ایک قیاسی استدلال ہے لیکن تاریخ سے بھی اس قدر ضرور ثابت ہوتا ہے کہ عرب کے بعض حصے مثلاً یمن کسی زمانہ میں انتہا درجہ کی ترقی تک پہنچ چکے تھے۔

مورخین کے اندازے کے مطابق ۳۰۰ ق م میں بھی عرب میں ایسے قبائل آباد تھے جو تہذیب سے آشنا تھے۔ یونانی اور رومی مورخین ایک قدیم شہر حیرہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اس شہر کے لوگ بہت تہذیب یافتہ تھے۔ حیرہ ایک بہت بڑی تجارتی منڈی تھا۔ جہاں بابل کے علاوہ عمان اور ہندوستان سے بھی تجارتی اشیاء آتی تھیں

علوم و فنون

دورِ جاہلیت میں عرب زیادہ تر بدوی زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن اسکے باوجود کم و بیش ہر قسم کے علوم اور صنعت و حرفت پائے جاتے تھے۔

کتابت کا رواج قدیم عرب میں بہت کم تھا۔ یمن کے علاقے میں نسبتاً لوگ زیادہ کتابت جانتے تھے۔ مکہ اور اسکے قرب و جوار میں بہت کم لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

اس دور میں طب معمولی قسم کی رائج تھی۔ سیدھے سادھے علاج سے کام لیا جاتا تھا جانوروں کے علاج سے بھی کسی حد تک واقف تھے۔

اہلِ عرب مختلف ستاروں کے نام جانتے تھے اور ان کی رفتار اور جگہوں کے حساب سے صحرا میں راستوں کا اندازہ لگا لیتے۔ چاند کی رات دن کی منزلوں سے سن کا حساب رکھا جاتا۔

عرب عورتیں اون کاتنے کا کام کرتی تھیں۔ اور مرد اس سے کمبل چادریں اور خیمے بناتے تھے۔ یمن کی اونی چادریں عرب بھر میں مشہور تھیں۔

تعمیرات کا کام خود نہیں جانتے تھے اس لئے روم اور ایران سے معمار بلوائے جاتے تھے۔

لفظ جاہلیت

جاہلیت لفظ جہل سے نکلا ہے جس سے مراد لاعلمی، سختی، وحشی پن، درشتی اور بربریت ہے۔ اور جاہلیت اللہ تعالیٰ کے قوانین سے ناواقفیت اور حالت کفر و بت پرستی کے معنوں میں ہے۔

دورِ جہالت کے غلط عقائد

دور جہالت کے غلط عقائد" جو گمان کے علاوہ کسی دلیل پر مبنی نہیں ہوتے نیز ایسے عقائد جو سراسر انسانی ذہن کی تخلیق ہوں۔ جہالت کے اوہام کہلاتے ہیں۔ قرآن کریم میں عربوں کے اوہام جاہلیہ کا تفصیلی ذکر اور تردید کی گئی ہے۔ ان میں شگون لینا، جھاڑ پھونک، بت پرستی، قتل اولاد، ستارہ پرستی، انسان پرستی اور جادو سحر وغیرہ شامل ہیں۔ اوہام پرستی کا آغاز زمانہ قبل از تاریخ ہی سے ہوتا ہے۔

اوہامِ جہالت

عربوں کے ہاں ٹونے ٹوٹکے اور شگون لینے کا رواج عام تھا۔ کسی مصیبت یا تباہی کے نزول پر پتھر کی کنکریاں پڑھ کر پھونکی جاتیں ان کے عقائد کی رو سے اسطرح بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ جانوروں کے بولنے اور اڑنے کو نیک اور منحوس خیال کیا جاتا۔ اگر کسی کام پر جاتے ہوئے کسی شخص کا راستہ کوئی جانور بائیں سے دائیں کاٹ جاتا تو اسے نیک شگون خیال کیا جاتا اور اسے سانح کہتے اور اگر دائیں سے بائیں طرف راستہ کاٹ جاتا تو ان کے نزدیک یہ بدشگونی ہوتی، اسے بارح کہا جاتا۔

مرنے والے کی قبر کے ساتھ اونٹ باندھ دیا جاتا جو بھوک اور پیاس سے مر جاتا ایسے اونٹ کو "بلیہ" کہا جاتا۔ خشک سالی کو دور کرنے کے لئے پہاڑوں میں ایک گائے کو لے جایا جاتا اور اس کی دم کے ساتھ سوکھی گھاس باندھ کر اسے آگ لگا دیتے تھے پھر گائے کو پہاڑوں میں ہانک دیتے "خون کا بدلہ خون" یہ قدیم عربوں کا خاص شعار تھا۔ جانوروں کا دودھ دوہنا انکے نزدیک عورتوں کے لئے معیوب تھا۔ جس آدمی سے کوئی جرم سرزد ہو جاتا اُسے گرم ریت پر بٹھا دیتے۔ مردار عموماً کھایا جاتا، جو اونٹنی، بھیڑ یا بکری دس بچے جن لیتی اُسے چھوڑ دیا جاتا۔ اس کے مرنے پر اس کا گوشت صرف مردوں کے حصہ میں آتا۔ کسی کام کی تکمیل پر اونٹوں کو کھلا چھوڑنے کی منت مانتے تھے۔ اگر کسی بکری کے مادہ بچہ پیدا ہوتا تو مالک اسے رکھ لیتا اور نر پیدا ہونے کی صورت میں اسے بتوں کی نذر کر دیا جاتا۔

قدیم عربوں کے ہاں قسم لینے کا طریقہ یہ تھا کہ آگ جلا جلا کر نمک اور گندھک پیس کر ڈالتے یہ آگ "ہولہ" کہلاتی۔ اس پر قسم کھائی جاتی

فال نکالنے کے لئے خانہ کعبہ میں سات تیر رکھے ہوئے تھے۔ ہر تیر پر ایک علامت بنی ہوئی تھی۔ یہ علامتیں بعض امور کی انجام دہی کے لئے اور بعض کاموں سے منع کرنے سے متعلق تھیں۔ ان تیروں سے فال نکالنے کو ازلام کہا جاتا تھا۔

غیر مرئی ارواح کو اہل عرب 'جن' کہا کرتے تھے ان کے متعلق سمجھا جاتا تھا کہ یہ حسبِ خواہش ہر شکل میں نمودار ہو سکتے ہیں۔

قدیم عربوں کا ایک اور وہم سب سے زیادہ قابلِ ذکر ہے وہ یہ ہے کہ رزق کی کمی اور اولاد کی زیادتی کے باعث یہ قتل اولاد کو جائز سمجھتے تھے خصوصاً بیٹیاں پیدا ہوتیں تو انہیں اس باطل نظریے کے تحت زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ کہ وہ بیاہی جائیں گی اور ان کے ہاں داماد کا رشتہ جڑے گا۔

سید عبدالقدوس ایم۔ایس۔سی

پُراسرار طاقت

پوری کائنات خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مظہر ہے۔ اور اس کے ہر ذرّے میں اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کی جلوہ نمائی نظر آتی ہے سائنسدان جب کوئی درست تھیوری پیش کرتا ہے تو وہ دراصل خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون قدرت کے ایک چھوٹے سے حصے کو منظر عام پر لاتا ہے۔ انسان نے لیزر شعاعوں کے ذریعے ایک پُراسرار قوت حاصل کی ہے۔ اکثر قارئین نے لیزر شعاعوں کے بارے میں پڑھا ہوگا یا سنا ہوگا۔ اور جو اس کے متعلق جاننا چاہتے ہیں ہم ان کو لیزر کے بارے میں ایک مختصر سا تعارف کرواتے ہیں۔

۱۹۵۷ء میں ایک سائنسدان GORDON نے ایک آلہ دریافت کیا جسے LASER کہتے ہیں۔

اس کی بنیاد آئن سٹائن کے ۱۹۱۶ء میں پیش کئے جانے والے نظریے پر ہے کہ جب ایٹموں کے الیکٹرانوں کو ارادی طور پر متحرک STIMULATE کیا جائے تو الیکٹران چھلانگ لگا کر کم توانائی والے آربٹ سے زیادہ توانائی والے آربٹ میں آجاتے ہیں اور پھر جب واپس اپنے پہلے آربٹ میں جاتے ہیں تو انرجی کا ایک پیکٹ خارج کرتے ہیں جسے ہم فوٹان کہتے ہیں۔ اس طرح لیزر میں روشنی کو اس طریقے سے بڑھایا جاتا ہے اور اس طرح سے حاصل ہونے والی روشنی ایک رنگ کی اور COHERENT ہوتی ہے۔ اور اس کی شدت تبدیل نہیں ہوتی۔ خواہ اسے کئی میل دور تک پھینک کر پھر اس کی شدت چیک کریں اس میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ جب لیزر شعاعوں نے فزکس کی لیبارٹری سے باہر قدم نکالا تو سب سے پہلے اسے مفید اور انسان کے لئے آرام دہ کاموں میں استعمال کیا گیا اور اسے بطور میڈیکل آلہ استعمال کیا گیا۔

ذیابیطس (DIABETES) کے مریضوں میں جب بیماری شدت پکڑتی ہے تو پیشاب کے ذریعے شوگر خارج ہوتی ہے اور اس کا اثر آنکھوں پر پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے خون کی باریک شریانیں (جو آنکھوں) میں ہوتی ہیں میں بے ترتیبی آجاتی ہے۔ یورپ میں ڈاکٹرز لیزر آرگن کے ذریعے لیزر شعاعوں کو آنکھ کی پتلی کے ذریعے سے مقررہ جگہ پھینکتے ہیں۔ اور شریانیں وہاں WELD ہو جاتی ہیں اور ان میں بے ترتیبی نہیں آتی۔

ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹرز لیزر شعاعوں کو ایک نشتر (یعنی روشنی کے چاقوؤں) کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ امریکہ آسٹریلیا اور جاپان میں بڑے بڑے ہسپتالوں میں لیزر استعمال کیا جاتا ہے۔ کینسر کے ٹیومر کا علاج RADIOTHERAPY کے ذریعے بغیر آپریشن کے کیا جاتا ہے جس کا انحصار بھی لیزر پر ہے۔ چنانچہ پہلے مریضوں کے جسم میں ایک مادہ جسے ہیماٹو پورفین (H.PD) کہتے ہیں داخل کیا جاتا ہے۔ یہ حساس فوٹو کیمیائی مادہ خطرناک حصے میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر TUMOR کو سرخ لیزر روشنی میں EXPOSE کرتے ہیں اور اس سے کینسر سیل تباہ ہو جاتا ہے۔

ان مفید کاموں کے علاوہ لیزر ٹیکنالوجی کو میدان جنگ میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اور جنگی طریقے لیزر ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ جدید ہو رہے ہیں۔ لیزر شعاعیں توپچیوں کی رہنمائی کرتی ہیں کہ اس جگہ گولہ پھینکنا ہے۔ آج کل ایسی لیزر شعاعیں استعمال کی جاتی ہیں۔ جو کہ ٹینکوں، میزائیلوں، جہازوں اور بیڑوں کے الیکٹرونک نظام کو تباہ کر کے انکو ناکارہ بنا دیں گی۔

مشاہدہ کرنے والوں نے انکشاف کیا ہے کہ ہمارے کرہ ارض کے اردگرد خلاء میں ایک جنگی اسٹیشن چکر لگا رہا ہے۔ جو کہ لیزر شعاعوں سے لیس ہے۔ جو کہ میزائیلوں اور جہازوں کو ان کے اڑنے سے پہلے ہی

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۸۲ میں سید مظہر خلیل ولد سید محمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امریکہ A۔ بحر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰۔۷۔۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی ایک لاکھ ڈالر۔ (۲) نقد چودہ ہزار ڈالر اس وقت مجھے مبلغ ۔/۴۴۶ ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید خلیل امریکہ گواہ شد نمبر۱۔ محمد اکرام الحق جتالہ وصیت نمبر ۲۵۴۰۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ انعام الحق کوثر وصیت نمبر ۲۰۱۲۰۔

مسل نمبر ۲۸۳۸۳ میں سید محمد احمد ولد سید میر محمود احمد صاحب ناصر قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۸-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۴۰۰ ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید محمد احمد امریکہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید اے شاہ وصیت نمبر ۱۷۰۲۲۔ گواہ شد نمبر۲ مرزا محمود احمد ولد مرزا عمر دین امریکہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۸۴ میں اطہر بشیر ملک ولد ملک سیف الرحمٰن صاحب پیشہ کمپیوٹر سائنس عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱۔۱۔۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مبلغ ۔/۲۱۷۲ ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک اطہر بشیر ساکن امریکہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ غلام احمد فرخ ساکن امریکہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ مسعود اے ملک ساکن امریکہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۸۵ - I
MISS SHAKURA J. NOORIAH D/O JESSE JOHNSON
پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۷۹-۹-۵ ساکن واشنگٹن امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۱۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۷۰۶ ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ MISS SHAKURA J. NOORIAH ساکنہ امریکہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید اے شاہ امریکہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید غلام احمد فرخ ساکن امریکہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۸۶ میں لبنیٰ مبشر زوجہ رانا مبشر احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ خان بہادر مانسہرہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱۔۱۰۔۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۔/۲۵۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۹ تولہ مالیتی ۶۰۸۰۰ روپے۔ (۳) ترکہ والد ۲ کنال ۵ مرلہ مالیتی ۔/۲۵۰۰۰۔ (۴) مکان برقبہ ۴½ مرلہ واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ مالیتی اندازاً ۲ لاکھ روپے بعد کمی حصہ والدہ صاحبہ باقی میرا شرعی حصہ ۱/۱۱ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب

باقی ص۸ پر

بقیہ : ص۶ سے آگے

چند سیکنڈز میں تباہ کر سکتا ہے۔
۱۹۸۳ء کے نیوز ویک کے مطابق امریکہ نے ۵ء۲ ملین ڈالر لیزر ٹیکنالوجی کی ریسرچ پر خرچ کئے ہیں۔ اور (HIGH ENERGY LASER) کی ریسرچ کی جارہی ہے۔ اور امریکہ نے زمین کے اردگرد خلاء میں تقریباً چوبیس جنگی اسٹیشن قائم کئے ہیں۔ جو زمین کے گرد تقریباً ۱۰۰۔۸۰۰ میل کے فاصلے پر چکر لگا رہے ہیں۔ یہ اسٹیشنز (STATIONS) لیزر سے لیس ہیں۔ اور ان میں سے آٹھ سوویت یونین پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور باقی کی نظر سمندروں میں آبدوزوں سے نکلنے والے میزائیلوں پر ہے۔ جب دشمن کے میزائیل اپنے ٹارگٹ کی طرف جائیں گے۔ تو ان سٹیشنوں سے بہت زیادہ شدت کی شعاعیں نکلیں گی اور ٹارگٹ کے اردگرد چکر لگائیں گی اور دشمن کے میزائیل کو تباہ کر دیں گے۔

جاپان اور امریکہ کے انجینئروں نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے۔ جس میں کمپیوٹر۔ لیزر اور روبوٹ استعمال ہوتا ہے۔ کمپیوٹر دماغ کا کام کرتا ہے اور لیزر شعاعوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

بقیہ : ص۵ سے آگے

ہندوستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری کی امریکہ سے اس دفعہ بہت کھل کر بات چیت ہوئی ہے۔ اور اس دوران بہت سے معاملات پر گفت و شنید کا موقع ملا ہے۔ اگرچہ پہلے ہندوستان کے تعلقات روس سے زیادہ تھے لیکن اب سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے سے ہندوستان کی توجہ امریکہ کیطرف ہو گئی ہے۔ اور روز بروز ان کے تعلقات میں پختگی آرہی ہے۔ ڈکشٹ اور امریکہ کے سرکاری افسروں کی گفتگو اور بحر الہند میں دونوں کی مل کر بحری مشقیں اس بات کی غماز ہیں کہ اب یہ دونوں ملک خاصے ایک دوسرے کے قریب ہو گئے ہیں۔

بقیہ : ص۱ سے آگے

کی ہے۔ پس اپنے نفسوں کو بھول کے خدا تعالیٰ کے پیار میں زندگیاں گذارو۔ اگر ایسا کرو جس حد تک ایسا کر سکو خدا کی نعمت تم پر پوری ہوگی خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں نے یہ حکم اس لئے دیا کہ کسی کی حیثیت تمہارے دل میں نہ ہو سوائے میرے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کرنا چاہتا ہوں اور اس کے نتیجہ میں تم ان راہوں کو پالوگی جو سیدھی خدا تعالیٰ کے پیار اور اس کی رضا اور اس کی جنتوں کی طرف لے جانے والی ہیں"۔
(خطاب فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان انگلینڈ کو ہرا کر پانچواں ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ جیت چکا ہے۔ کپتان عمران خان نے ٹاس جیتا اور خود بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ پاکستان نے ۵۰ اوورز میں ۶ وکٹوں پر ۲۴۹ رنز بنائے۔ اور جواباً تمام انگلش ٹیم ۲۲۷ رنز پر آؤٹ ہو گئی۔ عمران، میانداد، انضمام اور وسیم اکرم نے ناقابل فراموش کھیل پیش کیا۔ وسیم اکرم شاندار آل راؤنڈر کارکردگی پر مین آف دی میچ قرار پائے۔

○ ورلڈ کپ کی فاتح پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ اپنے کیریئر کے عروج پر ورلڈ کپ جیتنا میرے لئے قابل فخر ہے۔ ذاتی طور پر میں محسوس کرتا ہوں کہ کینسر ہسپتال کی تعمیر کا خواب ورلڈ کپ جیتنے کے بعد پورا ہو جائے گا۔ انہوں نے انگلینڈ کی ٹیم کو بھی مبارک باد دی۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی سربراہ بے نظیر بھٹو نے پاکستان کرکٹ ٹیم کی ورلڈ کپ میں کامیابی پر تمام قوم کو مبارک باد دی ہے۔ انہوں نے عمران کے متعلق کہا کہ انہوں نے تمام قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔

○ صدر مملکت نے ورلڈ کپ جیتنے پر پاکستانی کرکٹ ٹیم کو مبارک باد کا پیغام بھیجا ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے ورلڈ کپ میں پاکستان کی تہلکہ خیز فتح پر اظہار مسرت کرتے ہوئے اسے بے پناہ خوشی قرار دیا ہے۔

○ پانچویں ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کا فائنل میچ ایم سی جی میں موجود ۸۷ ہزار تماشائیوں کے علاوہ دنیا کے تمام ممالک میں کرکٹ کے کروڑوں شائقین نے براہ راست دیکھا۔ انضمام نے ۳۲ گیندوں پر ۴۲ رنز بنائے۔ اور وسیم اکرم نے ۱۸ گیندوں پر ۳۳ رنز بنائے۔

○ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ جموں وکشمیر لبریشن فرنٹ کے سربراہ امان اللہ خان کو امن و امان برقرار رکھنے کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔

○ بی بی سی کے مطابق جے کے ایل ایف نے ۳۰ مارچ کو کنٹرول لائن توڑنے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ لیکن سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ فرنٹ کو کسی بھی قیمت پر کنٹرول لائن عبور کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

○ این پی پی کے سربراہ غلام مصطفٰے جتوئی نے پی ڈی اے میں شمولیت کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے اپریل کے وسط میں کراچی یا اسلام آباد میں پی ڈی اے کی مرکزی سربراہی کمیٹی کا ایک اہم اجلاس ہو گا۔ جس میں این پی پی کی پی ڈی اے میں شمولیت پر تفصیل سے غور کیا جائے گا۔

○ حکومت پاکستان نے بھارت کو دریائے جہلم پر وولر براج کی تعمیر کی اجازت نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت پاکستان کے مطابق یہ اجازت بھارت کا مقبوضہ کشمیر پر قبضہ درست قرار دینے کے مترادف ہو گی۔

○ تینوں قومی بنکوں نے پنجاب حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کوآپریٹو اداروں کے متاثرین کو رقوم کی واپسی میں تاخیر کے بعد دو ارب روپے کے قرضے انہیں فوری طور پر واپس کئے جائیں۔ یہ رقم پچھلے ہفتے وزیر اعظم پاکستان کی ہدایات پر پنجاب حکومت کو فراہم کی گئی تھی۔

○ فیصل آباد شیخوپورہ روڈ پر دو بسوں کے تصادم میں آٹھ مسافر ہلاک اور چالیس زخمی ہو گئے۔ دس زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

○ حکومت پاکستان نے دیہی علاقوں میں قائم کی جانے والی صنعتوں کے لئے ٹیکس مراعات کا اعلان کیا ہے ۵ سال تک انکم ٹیکس کی چھوٹ دی گئی ہے اور اسی طرح سیلز ٹیکس اور امپورٹ سرچارج بھی معاف ہو گا۔

○ کراچی سٹیل مل کی واٹر پائپ لائن دھماکے سے پھٹ گئی۔ دھماکے کی آواز میلوں تک سنی گئی۔

○ حکومت پنجاب کی جانب سے پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کے لئے بیس لاکھ روپے کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے فاتح ٹیم کی واپسی کے موقع پر ان کا پرجوش استقبال کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ ورلڈ کپ کے فائنل میچ میں صرف ایک چھکا لگا جو کہ پاکستان کے کپتان عمران خان نے لگایا۔

○ گزشتہ روز ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کے فائنل میچ دیکھنے کے دوران لاہور میں سرکاری اور دیگر دفاتر میں حاضری بہت کم رہی۔ سڑکیں سنسان رہیں۔ دفاتر میں حاضر افراد نے بھی ٹیلی ویژن سیٹ کا انتظام کر رکھا تھا۔ اور دفتری کام برائے نام کیا گیا۔ بعض دکانوں کے باہر رکھے ہوئے ٹیلی ویژن سیٹوں پر بھی لوگوں کا ہجوم میچ دیکھتا دکھائی دیا۔

○ بی۔ بی۔ سی کے مطابق ورلڈ کپ جیتنے پر بھارت کے پارلیمنٹ کے ایوان بالا راجیہ سبھا نے پاکستان کو مبارکباد دی ہے۔

○ بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور تاریخ ساز کھلاڑی سنیل گواسکر کے تبصروں نے پاکستانیوں کے حوصلے بلند رکھے اور آخری گیند تک وہ پاکستان کی کامیابی کے متعلق خوش کن تبصرے کرتے رہے۔

○ بھارت کے صدر وینکٹ رامن نے ورلڈ کپ میں پاکستانی ٹیم کی شاندار کامیابی پر صدر مملکت غلام اسحٰق خان کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ نے اپنے باشندوں کے لیبیا جانے اور کاروبار کرنے پر سخت پابندیاں لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو اڑھائی لاکھ ڈالر جبکہ اداروں کو ۵ لاکھ ڈالر جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

○ برما سے بنگلہ دیش فرار ہونے کی کوشش میں ۱۴ برمی پناہ گزین دریا عبور کرتے ہوئے ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

بقیہ: صـ۷ سے آگے

خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۴۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد یالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ لبنیٰ مبشر زوجہ رانا مبشر احمد خان محلہ خانے بہادر مانسہرہ ۵۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشارت احمد خان ولد چوہدری برکت علی خان ۵/۱۱ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رانا مبشر احمد خاوند موصیہ۔

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۱۵۰/- روپے
زدجام عشق خاص
چار صد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۲۴

ہاضمہ اور پیٹ کا
فوری علاج ۔ ڈائی جسٹین — DIGESTIN (TABLETS)
مستقل شفاء کے لئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار، چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً پیٹ درد، گیس ہوا قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی۔
پیٹ درد کیور — COLIC CURE
گیس کیور — FLATULENCE CURE
قبض کیور — CONSTIPATION CURE
بواسیر کیور — PILES CURE
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ۔ فون ۷۷۱ و ۶۰۶